© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی حیثیت سے پروفیسر اے۔ ایم خسرو کے تقرر پر یونیورسٹی کے اندر اور باہر جس غیر معمولی مسرت اور اطمینان کا مظاہرہ ہوا ہے وہ تقسیم کے بعد سے اب تک کسی کے لئے نہیں ہوا۔ اور ہونا بھی یہی چاہیئے تھا کیوں کہ پروفیسر خسرو جس طرح اپنے خاص مضمون "معاشیات" میں نہ صرف ہندوستان کی ایک نامور شخصیت ہیں، بلکہ بیرونی ممالک میں بھی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اسی طرح وہ مضبوط کیرکٹر کے انسان ہیں۔ کھلا دل اور روشن دماغ رکھتے ہیں اور حق بات کہنے اور کرنے میں انھیں کوئی لالچ یا کسی کا خوف مانع نہیں ہوتا۔ چنانچہ اپنے عہدہ کا چارج لینے سے پہلے علی گڈھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے جو کچھ کہا ہے اُس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم یونیورسٹی کی حیثیت اور اُس کے موجودہ مسائل و معاملات سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اس تقریر میں موصوف نے یہ ایک بہت اہم اور بنیادی حقیقت بیان کی کہ "مسلم یونیورسٹی صرف ایک تعلیم گاہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک روایت بھی ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یونیورسٹی کی خود مختاری کو گذشتہ چند برسوں میں جو صدمہ پہنچا ہے موصوف اُس کو بحال کرنے کی مقدور بھر کوشش کریں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسری اہم بات آپ نے یونیورسٹی میں تعلیم اور ریسرچ کے معیار کو اونچا کرنے کے متعلق کہی ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں تک ان دونوں چیزوں کا تعلق ہے تقسیم کے بعد سے اب تک یونیورسٹی بحیثیت مجموعی اُن توقعات کو پورا کرنے سے قاصر رہی ہے جو ملک وملت کو اُس سے بجا طور پر ہونی چاہئے تھیں، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض اندرونی اور داخلی اور کچھ بیرونی اور خارجی حالات کے باعث یہاں ایک عام فضا یہ رہی ہے کہ جن اساتذہ نے اپنے مضمون میں کبھی کوئی قابلِ ذکر کارنامہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ سال بھر میں اپنے لکچر بھی پورے نہیں کئے، لیکن بساطِ سیاست کے شاطر رہے وہ ترقی کرکے کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور اس کے برخلاف جو حضرات ایک صحیح استاذ کی طرح ہمیشہ تعلیم وتعلم میں لگے رہے اور سیاست سے کبھی کوئی واسطہ نہیں رکھا وہ جہاں تھے وہیں رہے، یونیورسٹی کا حال ایک گھرانہ کا سا ہے، جن خاندانوں میں تعلیمی فضا قائم ہوتی اور اُن کے افراد میں علم وادب کا ذوق ہوتا ہے اُن خاندانوں کے بچے بھی تعلیم میں ترقی کرتے ہیں اور جہاں یہ بات نہیں ہوتی وہاں کے بچوں سے کچھ زیادہ توقعات قائم نہیں کی جا سکتی ہیں۔

تقسیم کے بعد پروفیسر خسرو علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر ہیں جن کا مشغلہ حیات درس وتدریس اور مطالعہ وتحقیق کے سوا اور کچھ نہیں رہا اور سیاست سے وہ ہمیشہ کنارہ کش رہے، اسی کا نتیجہ تھا کہ پروفیسر راؤ رجود دہلی یونیورسٹی میں پہلے معاشیات کے پروفیسر تھے پھر یہاں کے وائس چانسلر اور اُس کے بعد مرکز میں وزیر تعلیم ہوئے) نے جب پہلی مرتبہ شملہ کے ایک سیمینار میں پروفیسر خسرو کا (جو اُس زمانہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں لکچرر تھے) مقالہ سُنا اور اُن سے گفتگو کی تو اس درجہ متاثر ہوئے کہ وہ اُن کو حیدرآباد سے براہِ راست پروفیسری کی جگہ پر دلی لے آئے اور مہینوں اُن کو اپنے مکان پر رکھا، ہماری دعا ہے اور امید بھی کہ وہ یونیورسٹی کی اس فضا کو جس کا ذکر اوپر ہوا ہے بدلنے اور یونیورسٹی کو تعلیم، ریسرچ اور اخلاق د

© rasailojaraid.com